حاکم نے لکھا شام کے لشکر کو سنانا

حاکم نے لکھا شام کے لشکر کو سنانا	پانی نہ پلانا
اے شمر ہے دشمن میرا احمد کا گھرانا	پانی نہ پلانا
شبیر کے لشکر کا کرؤ خاتمہ یارو	سر تن سے اُتارو
رگ رگ کا لہو کاٹ کے ریتی پہ بہانا	پانی نہ پلانا
عباس علمدار ہے شبیر کا بھائی	گر ہووے لڑائی
ہشیار خبردار ذرا کچھ خوف نہ کھانا	پانی نہ پلانا
دو بھانجے شبیر کے ہیں عون و محمد	زینب کے وہ دلبند
ان دونوں کے سر کاٹ کے نیزے پہ چڑھانا	پانی نہ پلانا
اٹھارہ برس کا ہے جواں ہم شکل پیمبر	نام اسکا ہے اکبر
اس چاند سی تصویر کو مٹی میں ملانا	پانی نہ پلانا
میں سنتا ہوں شبیر کا ایک چھوٹا ہے بچہ	سن اسکا ہے شش ماہ
پانی کے عوض اسکو بھی اک تیر لگانا	پانی نہ پلانا
عبداللہ جو نوشاہ ہے وہ لال حسن کا	اور شہ کا بھتیجا
لاش اسکی بھی سب گھوڑوں سے پامال کرانا	پانی نہ پلانا

اور فاطمہ کے لال کو سب حلقے میں گھیرو　　پیاسا انہیں مارو
اور جلتی ہوئی ریت پہ گھوڑے سے گرانا　　پانی نہ پلانا
موقوف ہو کاش کہ لشکر کی لڑائی　　سب شہ کی کمائی
ایک آن میں پھر لوٹ کے خیمے کو جلانا　　پانی نہ پلانا
شبیر کا بیٹا ہے جواں سید سجاد　　سنو ایک نہ فریاد
ایک طوق گراں ڈال کے کانٹوں پہ چلانا　　پانی نہ پلانا
زینب جو اگر شام کے بازاروں میں آئے　　کچھ خوف نہ کھائے
بے مقنع و چادر اُسے بازار پھرانا　　پانی نہ پلانا